بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1

کیمیائے سعادت Part 6

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے خوف کو انتہائی خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ خوف کوئی ڈرائونی چیز ہے، جیسے دنیاوی چیزوں کا خوف وغیرہ۔

اللہ والوں کا خوف اللہ کے لئے ان کی محبت و عقیدت ہوتی ہے۔ وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں اللہ ان سے ناراض نہ ہو جائے وہ ہر اس کام سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے اللہ کی ناراضگی ہو۔

قرآن مجید میں ہے کہ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ خوف کیسے پیدا ہو؟ یعنی یہ محبت کیسے پیدا ہو؟ امام غزالی فرماتے ہیں کہ یہ مقام معرفت سے ملتا ہے۔ یہ خوف دراصل زہد، اخلاص، صبر اور توبہ کا نام ہے۔ دائمی ذکر و فکر کے باعث اعلیٰ مقام نصیب ہوتا ہے خود سپردگی محبت ہے۔ جس سے محبت کی جاتی ہے اس کے چھن جانے کا خوف دل میں موجود ہوتا ہے۔

یقین و ایمان کی معرفت کے بعد خوف ہی وہ نعمت ہے جسے کیمیائے سعادت کہا جا سکتا ہے۔

روحانیت کے مقام میں سب سے پہلے عرفان اور یقین کی منزل حاصل کرنی ہوگی۔ جب یہ منزل مل جائے تو اس سے معرفت پیدا ہوتی ہے اور معرفت سے خوف پیدا ہوتا ہے۔ جتنی زیادہ سچائی کے ساتھ عبادت کی جائے، شخصیت میں اخلاص و صبر اتنا زیادہ ہوگا۔

زہد و صدق و اخلاق سے دل میں اللہ کی محبت اور دوستی پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان توبہ کرتا ہے اور محبت کرنے لگتا ہے تو خلوص پیدا ہوتا ہے۔ یہ دائمی اخلاص

اسے اللہ کی محبت میں گرفتار کر لیتا ہے۔ اس سے بندے کو ایک خاص مقام ملتا ہے جسے "مقامِ انس" کہتے ہیں۔
"انس" محبت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ تصوف اور روحانیت میں مقامِ انس بندے کے لئے محبت و عقیدت کہ معراج کا نام ہے جس کی وجہ سے انسان اللہ سے ایسی محبت کرنے لگتا ہے کہ اللہ کے تابع ہو جاتا ہے۔
دنیاوی محبت میں انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ جس سے محبت کرتا ہے وہ اس کے تابع ہو جائے جبکہ مقامِ انس میں اللہ سے محبت کرنے والا انسان خود اللہ کا ہو جاتا ہے۔
"سعادت" ایسی سنہری عبادت کا نام ہے جو سعادت مند خوش نصیبوں کو میسر آتی ہے اور "کیمیا" ایسی دوا ہے جو انسان کو خوش بختی کی طرف لے جاتی ہے۔ کیمیائے سعادت کہ یہ خوبصورت definition امام غزالی بیان فرماتے ہیں۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ یہ خوف تین طریقوں سے آتا ہے:

(1) علم و معرفت کے باعث:
جب انسان اپنے آپ کو اور اللہ کو پہچان لیتا ہے تو اللہ کی ناراضگی کے ڈر سے خوفزدہ رہتا ہے۔ بندہ جتنا زیادہ عارف ہوگا اتنا ہی زیادہ خائف ہوگا کیونکہ عارف اللہ رب العزت کی عظیم الشان جلالیت کو پہچانتا ہے۔
امام غزالی یہ مثال دیتے ہیں کہ جو شیر کے پنجے میں ہوگا تو اسے خوف ضرور آئے گا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کے حضور گریہ و زاری کرتے رہتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امان دے چکے ہیں اور اسرار و رموزِ خداوندی اللہ کے ایسے راز ہیں جن سے کوئی

اور واقف نہیں سوائے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔

(2) صاحبانِ اہلِ معرفت کی مجلس اختیار کرے :

امام غزالی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل میں اللہ کا خوف حاصل کرنے کے لئے بندے کو چاہیے کہ غافلینِ شریعت کی محفلوں سے دور رہے ۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلت اور اولیاء کرام کے مرتبے سے ناواقف ہو، ایسے لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھنا چاہیے ۔ نیک پرہیزگار لوگوں کی صحبت اختیار کرے ۔

عطر فروش کی دوکان پر اس کے ساتھ بیٹھنے والے کے بدن سے بھی خوشبو آنے لگتی ہے ۔ اسی طرح اچھے لوگوں کی صحبت میں انسان نادانستہ طور پر بھی اچھی باتیں سیکھتا رہتا ہے ۔

امام غزالی اس لڑکے کی مثال بیان فرماتے ہیں کہ جس نے کبھی سانپ کو نہیں دیکھا مگر اپنے باپ کو سانپ سے خوفزدہ دیکھا تو سانپ کا خوف اس کے دل میں بھی بیٹھ گیا ۔ اسی طرح دوسروں کے تجربوں سے بھی کارآمد باتیں سیکھی جا سکتی ہیں ۔

~~بے خوف اور~~

(3) عاقلین کی صحبت اختیار کرے :

عالم ہونے کے دعوے دار جھوٹے اور بے عمل عالموں کی صحبت سے بچنا بھی ضروری ہے ۔ بے خوف اور بے عقل لوگوں کی مجلس سے دور رہنا چاہیے ۔ اولیاء کرام اور بزرگانِ دین کے حالاتِ زندگی جاننے کی کوشش کرے ۔ عظیم انسان جب خوفزدہ رہتے تھے تو ہم کس کھیت کی مولی ہیں! ہمیں اپنے اعمالِ ناقصہ پر اور زیادہ خائف رہنا چاہیے ۔

نازیہ آکبانی ۔ ہوسٹن ۔ امریکہ